Al-Mīthāq

(Research Journal of Islamic Theology)

Published by: HIRA *Institute of Social Sciences Research & Development*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 05, **Issue** 04, October - December 2026, PP 56-64
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article Timeline:	*Received:* 09-09-2026	*Accepted:* 18-10-2026	*Published:* 20-10-2026

Disclaimer:
Responsibility for the accuracy of the stated facts rests solely with the authors. Opinions expressed in *"Al-Mīthāq"* are those of the authors and not necessarily endorsed by either the Editorial board or the Institute.

HIRA INSTITUTE

اسلام اور اس سے قبل ادیان میں عقیقہ کا تصور: تحقیقی اور تقابلی جائزہ

The Concept of ʿAqīqah in Islam and Pre-Islamic Religions: A Research-Based and Comparative Study

Saqib Idrees [1] ***Hafiz Waliullah*** [2] ***Dr. Zahid Lateef*** [3]

Abstract

This study examines the concept of ʿAqīqah in Islam and related sacrificial practices in pre-Islamic Arabia, Judaism, and Christianity through a research-based and comparative approach. It explores the pre-Islamic Arab tradition of ʿAqīqah, its association with the Abrahamic tradition, and the reforms introduced by Islam. The study also analyzes the concept of sacrifice in Judaism, including various forms of offerings, and examines the transformation of animal sacrifice in Christianity in relation to the doctrine of the sacrificial atonement of Jesus Christ. In contrast, Islam preserved and regulated the institution of ʿAqīqah as an expression of gratitude for the blessing of childbirth, obedience to Allah, charity, and social solidarity. By comparing these religious traditions, the study highlights their similarities and differences in terms of religious purpose, rituals, sacrificial practices, and theological significance. The study concludes that Islam reformed pre-Islamic practices and established ʿAqīqah within the framework of monotheism, Prophetic guidance, gratitude, and social welfare.

Keywords

Aqīqah, Sacrifice, Islam, Pre-Islamic Arabia, Judaism, Christianity, Religious Rituals.

---

[1]***Corresponding Author,*** *Ph. D Scholar, Department of Islamic Studies, U.E.T Lahore.* saqibkhan2705@gmail.com
[2]*Ph. D Scholar, Department of Islamic Studies, U.E.T Lahore.* hafizwaliullah7@gmail.com
[3] *Associate Professor, Department of Islamic Studies, U.E.T Lahore.* zahid-latif@uet.edu.pk

تعارف

تقریباً ہر مذہب اور تہذیب میں بچے کی پیدائش کو ایک اہم نعمت اور خوشی کا باعث سمجھا جاتا ہے۔ مختلف مذہبی روایات میں بچے کی ولادت پر اظہارِ تشکر، خوشی منانے اور الٰہی برکت و حفاظت کے حصول کے لیے مختلف رسوم اور طریقے رائج رہے ہیں۔ ان رسوم میں قربانی کا تصور یہودیت، عیسائیت اور اسلام کی مذہبی روایات میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ تاہم ان مذاہب میں قربانی کی نوعیت، مقصد، طریقۂ کار اور مذہبی اہمیت میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔

اسلام سے قبل عرب میں عقیقہ کا رواج بچے کی پیدائش سے متعلق ایک روایتی مذہبی رسم کے طور پر موجود تھا۔ اس میں جانور ذبح کرنا، نومولود کے بال مونڈنا، کھانے اور گوشت کی تقسیم، نیز رشتہ داروں اور اہلِ معاشرہ کے ساتھ ولادت کی خوشی منانا شامل تھا۔ یہ عمل دینِ ابراہیمی کی ایک باقی ماندہ روایت سمجھا جاتا تھا، اگرچہ بعد ازاں اس کے بعض عناصر عہدِ جاہلیت کے رسوم و عقائد سے متاثر ہو گئے تھے۔ اسلام نے عقیقہ کے بنیادی تصور کو برقرار رکھا، تاہم ان اعمال کو ختم کر دیا جو اسلامی توحید کے منافی تھے، اور اس رسم کو اسلامی تعلیمات کے مطابق اصلاح و تنظیم کے ساتھ برقرار رکھا۔

یہودیت میں بھی قربانی کا ایک مستحکم اور منظم تصور پایا جاتا ہے، جس میں سوختنی قربانی، خطا کی قربانی، سلامتی کی قربانی، شکرانے کی قربانی اور مختلف مذہبی مواقع و حالات سے متعلق دیگر قربانیاں شامل ہیں۔ تاہم عیسائیت میں حیوانی قربانی کے تصور میں ایک نمایاں تبدیلی واقع ہوئی۔ عیسائیت کی متعدد روایات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب پر دی جانے والی قربانی کو آخری اور حتمی قربانی اور گناہوں کا کفارہ تصور کیا گیا، جس کے نتیجے میں حیوانی قربانی کی ضرورت کم یا ختم ہو گئی۔ اس کے برعکس اسلام نے قربانی کے ادارے کو برقرار رکھا، لیکن اسے خالص توحید، اللہ تعالیٰ کا شکر، اطاعت، صدقہ و خیرات اور معاشرتی تعاون کے اصولوں کے ساتھ مربوط کر دیا۔

چنانچہ زیرِ نظر تحقیق میں اسلام سے قبل عرب میں عقیقہ کے تصور کا جائزہ لیا گیا ہے، جبکہ یہودیت اور عیسائیت میں قربانی کے متعلق تصورات اور بچے کی پیدائش سے وابستہ مذہبی رسوم کا بھی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی تصورِ عقیقہ کا تجزیہ پیش کرتے ہوئے ان مذہبی روایات کے مابین مماثلتوں اور اختلافات کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔ تحقیق میں بالخصوص عقیقہ اور قربانی کی دیگر متعلقہ صورتوں کے مذہبی مقصد، رسوم و طریقۂ کار، قربانی کے احکام، معاشرتی پہلو اور اعتقادی و مذہبی اہمیت کو بنیادی موضوع بنایا گیا ہے۔

عرب میں اسلام سے قبل عقیقہ

عقیقہ کی رسم ایک قربانی ہے جو بچے کی پیدائش کے ساتویں دن سر منڈوانے کے وقت کی جاتی ہے۔ عہد جاہلیت میں نومولود کے لئے عقیقہ کی تقریب میں سات طرح کی رسومات ادا کی جاتیں تھیں۔ نومولود کے بال مونڈے جاتے تھے ان بالوں کے برابر صدقہ کیا جاتا تھا اور اس کا نام رکھا جاتا تھا۔ ایک یا دو بکری یا بکرے کی قربانی کی جاتی اور اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا۔ اہل محلہ اور عزیز و اقارب کی دعوت کی جاتی، خوشیاں منائی جاتیں اور تحفے تحائف کا تبادلہ کیا جاتا اور نغمے اور گیت گائے جاتے۔[1] عہد جاہلیت میں عرب بچے کی پیدائش پر عقیقہ کیا کرتے تھے۔ یہ روایت دین ابراہیم علیہ السلام سے تھی جو بعد میں بھی عربوں میں جاری رہی۔ حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا۔[2]

دور جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ ایک بکری ذبح کرتا، اور اس کا خون سر پر لگا دیتا۔

نبی اکرم ﷺ کی پیدائش پر آپ ﷺ کے دادا عبد المطلب کی طرف سے عقیقہ کی تقریب منعقد ہوئی جس میں مہمانوں کی ضیافت کا اہتمام بھی کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کی پیدائش کے ساتویں روز، آپ ﷺ کے دادا نے کچھ جانور ذبح کئے اور قریش کی دعوت کی اور نبی اکرم ﷺ کا نام محمد رکھا۔[3] نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنی اولاد کا عقیقہ کیا ابن سعد کی روایت سے اس کا ذکر ملتا ہے۔ کہ اگر لڑکا ہوتا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا دو بکریاں، اور اگر لڑکی ہوتی تو ایک بکری کا عقیقہ کرتیں۔[4]

یہودیت میں عقیقہ اور قربانی کا تصور

یہودیت میں قربانی کا واضح تصور موجود ہے۔ یہودیت میں نذر و نیاز اور قربانی کے احکام بھی پائے جاتے ہیں۔ تورات میں اکثر مقامات پر اس بات کی تاکید کی گئی ہے۔ کتاب گنتی میں ہے کہ "خداوند کے سامنے آتشیں قربانی یعنی سوختنی قربانی یا خاص منت کا ذبیحہ یا رضا کی قربانی گزارو۔[5] احبار میں قربانی سے متعلق درج ہے کہ "اور جب تم خدا کے حضور سلامتی کے ذبیحے گزارو تو ان کو اس طرح سے گزار، تاکہ تم مقبول ہو۔[6]

حضرت داؤد علیہ السلام کے قربانی دینے سے متعلق سموئیل میں بیان کیا گیا ہے کہ اور جب داؤد سلامتی کی قربانیاں اور سوختنی قربانی چڑھا چکا تو اس نے رب الافواج کے نام سے لوگوں کو برکت دی۔[7] ان کے ہاں نیاز اور گناہ کے کفارے کے لئے بھی جانور ذبح ہوتے تھے۔ آگ قربان گاہ میں جلتی رہتی تھی اور روزانہ قربانیاں کی جاتیں تھیں۔ نذر کی قربانی کو مکمل طور پر جلایا جاتا تھا اور دیگر قربانیوں کا صرف ایک حصہ جلایا جاتا تھا۔[8] Encyclopedia Biblical میں یہود کے ہاں رائج قربانیوں کی مختلف اقسام کو بیان کیا گیا ہے:

- گناہ کی قربانی Hath
- خطا کی قربانی Asam
- سوختنی کی قربانی Olah
- امن کی قربانی Selem[9]

سوختنی کی قربانی کے لئے "بے عیب نر" کا ہونا ضروری تھا جبکہ شکرانے کی قربانی کے لئے "نر" کی قید نہ تھی۔[10] مکمل سوختنی کی قربانی کی اہمیت دوسری قربانیوں کے مقابلہ میں کم تھی جن میں عبادت گزاروں کے لئے ضیافت کا اہتمام بھی ہوتا تھا۔ اس قربانی کو الگ سے نہیں کیا جاتا تھا۔ عموماً سوختنی قربانی کو دوسری قربانی کے ساتھ ملا کر ہی ادا کیا جاتا تھا۔ جبکہ مخصوص حالات کے تحت یہ الگ سے واقع ہوتی تھی۔ قربانی کا سینہ اور بازو خدام کا حق تھا۔ اور وہی اس کو کھایا کرتے تھے۔ سب چربی مع گردوں اور دنبہ چکی کے قربان گاہ پر جلا دی جاتی تھی۔ کفارے کی کھال سر اور پیٹ وغیرہ عبادت خانہ کے باہر جلائے جاتے تھے۔[11]

غرباء کے لئے رعایت تھی کہ وہ کفارہ کے طور پر دو فاختہ یا کبوتر کی قربانی کریں۔ جبکہ امراء کے لئے ہر گناہ کے عوض چوپایا کی قربانی کرنا لازمی تھا۔ یہود کے ہاں شرک اور بت پرستی سے اعلان برات کی خاطر قربانیوں کا حکم دیا گیا تھا لیکن پھر ان کو قربان گاہ سے معلق کر دیا گیا تھا کہ خارجی قربان گاہ میں قربانی چڑھانے کا شائبہ نہ رہے۔ ایک طرف غیر شرعی قربان گاہوں کو ڈھانے کا حکم دیا گیا اور دوسری طرف شرعی قربان گاہ پر قربانی نہ چڑھانے کو قابل جرم سزا قرار دیا گیا۔ جیسا کہ استثناء میں ہے کہ اور تو اپنے خداوند خدا کا مذبح بے تراشے پتھروں سے بنانا اور اس پر خداوند اپنے اپنے خدا سے سوختنی قربانیاں گزارنا اور وہیں سلامتی کی قربانیاں چڑھانا اور ان کو کھانا اور خداوند اپنے خدا کے حضور خوشی منانا۔[12]

تالمود میں قربانی کا مقصد خدائے واحد کی عبادت اور شرک سے اجتناب قرار دیا گیا ہے۔ نبیوں سے پوچھا گیا کہ خدا خون

اور گوشت کی قربانیوں سے خوش ہوتا ہے؟ تو بیان کیا گیا کہ وہ کہتا ہے کہ جو تم پیش کرتے ہو وہ تمہارے لئے ہے میرے لئے نہیں۔[13] یہودی شریعت میں قربانی روح کی پاکیزگی اور خدا کی رضا کے لئے تصور کی جاتی ہے۔ ان کے ہاں قربانی کے مقبول ہونے کی علامت یہ تھی کہ آسمان سے آگ آکر اس کو جلا دے۔[14]

یہودیت میں عید فسح جسے عید فطیر بھی کہا جاتا ہے جو اپریل کی چودہ تاریخ کو منائی جاتی ہے کے موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو خدا نے فسخ کی قربانی کا حکم دیا تھا۔[15] یہ عید اور قربانی اسرائیلیوں کے مصریوں سے نجات کی خوشی میں منائی جاتی ہے اور خمیر سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ اس تہوار کی سب سے خاص بات معبد میں جا کر قربانی کرنا ہوتی ہے۔ یہودی بھیڑ بکری یا بچھڑے کی قربانی ہیکل سلیمانی میں ہی کر سکتے تھے اور قربانی کا ایک حصہ راہب کو دیا جاتا اور دوسرا حصہ جلایا جاتا تھا جو ان کے گناہوں کا کفارہ سمجھا جاتا۔ ہیکل سلیمانی کی تباہی کے بعد قربانی کو ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ ہیکل دوم کی تعمیر کے بعد یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہوا۔ موجودہ دور میں ہیکل اور کاہن نہیں ہیں تو یہودی صدقہ و خیرات کی صورت میں یہ فریضہ ادا کرتے ہیں۔[16] تالمود میں قربانی کا مقصد خدا کو حلیمی پیش کرنا بتایا گیا ہے:

> "جو آتشیں قربانی کا چڑھاوا چڑھاتا ہے آتشیں قربانی کا اجر پائے گا اور جو سوختنی قربانی کا چڑھاوا چڑھاتا ہے سو ختنی قربانی کا اجر پائے گا۔ لیکن جو خدا کو حلیمی پیش کرتا ہے وہ آدمی اتنا بڑا اجر پائے گا جیسے اس نے ساری قربانیوں کا چڑھاوا چڑھایا ہو۔"[17]

عہد نامہ قدیم میں ہے کہ اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور اس کے کوئی لڑکا ہو تو وہ سات دن تک ناپاک رہے گی جیسے حیض کے ایام میں رہتی ہے اور آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد 33 دن تک وہ طہارت کے خون میں رہے گی اور جب تک اس کے طہارت کے ایام پورے نہ ہوں تب تک نہ تو وہ کسی مقدس چیز کو چھوئے گی اور نہ ہی مقدس مقام میں داخل ہو گی۔ اگر اس کے لڑکی ہو تو وہ دو ہفتے ناپاک رہے گی جیسے حیض کے ایام میں رہتی ہے۔ اس کے بعد وہ 66 دن طہارت کے خون میں رہے گی اور جب اس کے طہارت کے ایام پورے ہو جائیں تو خواہ اس کے بیٹا ہو یا بیٹی تو وہ سوختنی قربانی کے لئے ایک یکسالہ برہ اور خطا کی قربانی کے لئے کبوتر کا ایک بچہ یا ایک قمری خیمہ اجتماع کے دروازے پر کاہن کے پاس لائے اور کاہن اسے خداوند کے حضور گزارنے اور اس کے لئے کفارہ دے۔ تب وہ اپنے جریان کے خون سے پاک ٹھہرے گی۔[18]

بچے کی پیدائش پر ماں پاکی کی حالت میں آنے کے بعد دو طرح کی قربانیاں ادا کرتی ہے ان میں سے ایک خطا کی قربانی ہوتی ہے جو ماں بچے کے پیدائشی گنہگار ہونے کی وجہ سے کرتی ہے۔ یہ قربانی کبوتر یا فاختہ کی ادا کی جاتی ہے۔ دوسری قربانی سوختنی کی قربانی ہوتی ہے جسے جلایا جاتا ہے۔ اس میں ایک بھیڑ کی قربانی کرنا ہوتی ہے۔ اگر کوئی غریب یہ قربانی ادا کرنے کی سہولت نہیں رکھتا تو اس اسے رعایت دی جاتی ہے کہ وہ بھیڑ کی جگہ کوئی دوسرا پرندہ قربان کر دے۔[19]

عیسائیت میں عقیقہ اور قربانی کا تصور

کتاب القاموس میں ہے کہ سردار کاہن سفید لباس پہن کر پاک مقام میں داخل ہوتا تھا۔ سردار کاہن اپنے ساتھ بچھڑے کا خون لے کر جاتا تھا اور اسے عہد کے صندوق کے سامنے زمین پر چھڑکتا تھا۔ اس کے بعد کاہن لوگوں کی خطا کی قربانی کے طور پر بکرا ذبح کرتا تھا۔ وہ بکرے کا خون پاک جگہ لے کر جاتا تھا۔ اور اس کے بعد جو اس نے کاہن کی قربانی کے لئے عمل کیا اس کے ساتھ بھی وہی کرتا تھا۔ اس کے بعد دونوں قربانیوں کو شہر کے باہر لے جا کر جلا دیا جاتا تھا۔ اس کے بعد مزید قربانیاں ہوتی تھیں اور دن تمام ہو جاتا تھا۔[20] انسائکلوپیڈیا آف ورلڈ ریلجن میں ہے کہ:

Christians do not sacrifice animals, but they have often used the image of sacrifice in talking about Jesus. The catholic and orthodox churches teach that the e Eucharist makes present the sacrifice of Jesus on the cross. Protestant often use the language of sacrifice to talk about personal morality instead [21].

عیسائیت میں جانوروں کی قربانی کی بجائے یسوع مسیح کے بارے میں بات کرنے کو قربانی تصور کیا جاتا ہے۔ کیتھولک اور آرتھوڈوکس کلیساؤں میں یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ اس قربانی کو یسوع مسیح کی طرف سے ادا کیا جاچکا ہے۔پروٹسٹنٹ فرقہ میں اخلاقیات کو قربانی تصور کیا جاتا ہے۔

عیسائیت کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب چڑھ کر اپنے ماننے والوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے لہذا الگ سے قربانی کی ضرورت نہیں۔[22] عیسائیت میں قربانی کے تصور کو بھی دیگر عقائد اور عبادات کی طرح بدل دیا گیا ہے۔جبکہ ملت ابراہیم میں قربانی خالصتاً اللہ کی رضا کے حصول کے لئے کرنا شامل ہے۔[23]

نصاریٰ میں جب کسی کے ہاں بچہ کی پیدائش ہوا کرتی تو اس بچہ کو ذرد رنگ سے رنگا جاتا اس رسم کو عمودیہ کہا جاتا۔ ان کا قول تھا کہ اس سے وہ بچہ نصرانی ہو جاتا ہے۔اس کو بپتسمہ کا نام دیا جاتا ہے۔[24]

بپتسمہ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی اصطباغ یا غسل Baptism کے ہیں اور مسیحیوں کی ایک مذہبی رسم ہے جسے از خود یسوع مسیح نے قائم کیا۔اِس رسم کے ذریعے نومولود یا غیر مسیحی آدمی کو مسیحیت میں داخل کیا جاتا ہے۔یہ رسم عموماً گرجوں میں ادا کی جاتی ہے۔ بعض گرجوں میں مسیحیوں کو اُس وقت بپتسمہ دیا جاتا ہے جب وہ جوان ہو جائیں۔بپتسمہ دینے کے تین طریقے ہیں جس میں نومولود یا غیر مسیحی شخص پر مقدس پانی چھڑک کر یا اُنڈیل کر یا پانی کے حوض میں ڈُبکی لگوانے کے عمل سے مسیحیت میں باقاعدہ داخل کیا جاتا ہے۔بپتسمہ دریا، سمندر یا چشمہ جیسی کسی بہتے ہوئے پانی کے ذریعے بھی کیا جاتا ہے۔ دریائے اردن پر یسوع مسیح نے یوحنا اصطباغی سے بپتسمہ لیا۔ صعودِ آسمانی کے وقت اپنے حوارِین کو بھی بذریعہ باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام میں بپتسمہ دینے اور انجیل کی منادی کا حکم صادِر فرمایا۔عیدِ پنتکست پر یسوع مسیح کے شاگرد پطرس کے وعظ سے تین ہزار لوگ قائل ہوئے اور انھوں نے حوارینِ مسیح سے بپتسمہ لیا۔ یہاں سے مسیحی کلیسیاء کی ابتدا ہوئی۔

مسیحیت کے رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقے کے ذیلی گروہ، انگلیکانی، اُسقفی، لوتھری، پریسبیٹری، میتھوڈسٹ اور اس طرز کے بچوں اور بالغوں پر پانی کے چھڑکنے اور اُنڈیلنے جبکہ اِنجیلی، بپتسماوی / اصطباغی، خمسینی پینتی کاسٹل اور نعمتی صِرف بالغوں کو پانی کے حوض یا چلتے ہوئے پانی یعنی نہر یا دریا پر بپتسمہ دیتے ہیں۔[25]

اسلام میں عقیقہ کا تصور

اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے بڑی نعمت ہے اور اولاد نسب کی نشر و اشاعت کا بہترین ذریعہ ہے اور نکاح کے مقاصد میں سے اولاد حاصل کرنا ہے۔چونکہ اولاد اللہ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے لہذا اس پر خوشی اور شکر کا اظہار کرنا چاہئے اس لئے اولاد کی ولادت پر عقیقہ کو مسنون کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا[26]

مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی زینت ہیں۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ[27]

خوش نما بنادی گئی ہے لوگوں کے لیے خواہشوں کی محبت یعنی عورتیں اور بیٹے۔

اور نعمت ملنے پر خوش ہونا اور اس کا اظہار کرنا اس میں اضافہ کا باعث ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ[28]

اور اگر تم شکر کرو تو وہ اس کو تمہارے لیے پسند فرماتا ہے۔

نیز ایک اور جگہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ[29]

اگر تم شکر کروگے تو تم کو اور زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کروگے تو بلاشبہ میر اعذاب سخت ہے۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اولاد اللہ کی نعمت ہے اور نعمت کا شکر ادا کرنے سے اللہ تعالی اس میں اضافہ فرماتے ہیں۔ روز مرہ کے تمام احکام کی طرف جس طرح نبی کریم ﷺ نے رہنمائی فرمائی ہے اسی طرح جب کسی کو اولاد ہو تو اس کے متعلق بھی اللہ کے رسول ﷺ نے بہت سے احکام قولاً اور فعلاً امت کو تعلیم دیتے ہیں۔ یہ بھی اسلام کے جامع اور کامل مذہب ہونے کی ایک علامت ہے کہ اسلام میں ماں کی گود سے قبر تک کے احکام شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے تعلیم دیئے ہیں بچہ کی پیدائش کے بعد اہم سنتوں میں سے ایک اہم سنت عقیقہ کرنا ہے جس کا ذیل میں ذکر کیا جارہا ہے:

عقیقہ کا وقت اور حدیث

بچہ کی پیدائش سے بلوغ تک عقیقہ کا وقت ہے اور بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کرنا سنت ہے، ساتویں دن نہ کرے تو چودھویں دن ورنہ اکیسویں دن، آئندہ بھی کرے تو سات کا اعتبار کرنا بہتر ہے۔ حدیث میں ہے کہ:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَقَّ رسول الله ﷺ عن حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ يَوْمَ السَّابِعِ, وَسَمَّاهُمَا, وَأَمَرَ أَنْ يماط عن رأسه الأذى[30]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے ساتویں دن دو بکریاں ذبح کیں اور ان کے سر سے گندگی بال دور کرنے کا حکم دیا۔

بچہ کے بلوغ کے بعد اصل باپ وغیرہ کی طرف سے عقیقہ ساقط ہو چکا اب اسے خود اپنا عقیقہ کرنا سنت ہے۔

عقیقہ کے احکام اور احادیث

لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کرنا مسنون ہے۔ حدیث میں ہے:

عَنْ أُمِّ كُرْزٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ»[31]

ام کرز رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لڑکے کی جانب سے دو اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری اور اس میں نر و مادہ کا کوئی فرق نہیں۔

لڑکے کی طرف سے ایک بکرا بھی کرے تو اصل سنت حاصل ہو گی۔ حدیث میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا»[32]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے عقیقہ میں ایک ایک مینڈھا ذبح کیا تھا۔

اونٹ یا بیل کا ساتواں حصہ بھی ایک بکری کے حکم میں ہے جیسا قربانی میں ہوتا ہے۔ عقیقہ کے گوشت کو پکانا سنت ہے۔ اس کا ایک پچھلا پیر ران کی ابتدا تک دایہ کو کچا دینا سنت ہے۔ کئی بکرے ذبح ہوں تب بھی ایک پیر دینے سے سنت ادا ہو گی۔ ایک سے

زائد دایہ ہوں تو تمام کو مل کر ایک پیر دینا کافی ہے۔ حدیث میں ہے:

عَن عَلّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْه «أن رَسُول الله – ﷺ – أمر فَاطِمَة فَقَال: زني شعر الْحُسَيْن، وتصدقي بوزنه فضَّة، وَأعْطِي الْقَابِلَة رجل الْعَقِيقَة». [33]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا: حسین رضی اللہ عنہ کے بالوں کا وزن کرو اور اس کے وزن کے بقدر چاندی صدقہ کرو اور اس کا پیر دایہ کو دیں۔

عقیقہ کے خون سے سر کو آلودہ کرنا اور حدیث

پیدائش کے ساتویں دن بچہ کے بال مونڈنا سنت ہے، عقیقہ ذبح کرنے کے بعد مونڈے، لڑکے اور لڑکی دونوں کے بال مونڈے جائیں گے۔ اگر سر پر بال نہ ہو تو استرا پھرانا مستحب ہے۔ عقیقہ کے خون سے سر کو آلودہ کرنا مکروہ ہے کیوں کہ جاہلیت کا عمل ہے۔ حدیث میں ہے:

عَن [عبد الله] بن بُرَيْدَة، عَن أَبِيه قَال: «كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّة إِذا ولد لِأَحَدِنَا غُلَام ذبح شَاة ولطخ رَأسه بدمها، فَلَمَّا جَاءَ الله بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نذبح شَاة ونحلق رَأسه ونلطخه بزعفران» [34]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں جب ہم کو لڑکا ہوتا تو ایک بکری ذبح کرتے اور اس کے خون کو بچے کے سر پر ملا کرتے تھے، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام لایا ہم بکری ذبح کرتے اور اس بچہ کا سر منڈاتے اور ہم اس کے سر کو زعفران خوشبو سے ملتے۔

عقیقہ کی دعا اور حدیث

ذبح کے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کے بعد یہ کہنا مسنون ہے کہ "اللَّهُمَّ لك واليك هَذِهِ عَقِيقَةُ فُلَانٍ" [35] یا اللہ یہ تیری نعمت ہے اور فلاں کے عقیقہ کے طور پر تیری قدمت میں پیش ہے۔

خلاصہ بحث

اسلام سے قبل عرب میں عقیقہ کی رسم دینِ ابراہیمی سے تھی، جسے عرب جاہلیت میں بچے کی پیدائش پر روایتی طور پر منایا جاتا تھا۔ عقیقہ میں نومولود کے بال مونڈ کر ان کے برابر صدقہ، جانور کی قربانی، گوشت کی تقسیم اور عزیز و اقارب کی دعوت کی جاتی تھی۔ حضور ﷺ کی پیدائش پر آپ ﷺ کے دادا عبد المطلب نے عقیقہ کیا، جس میں جانور قربان کیے اور قریش کی دعوت کی۔ دیگر ادیان میں بھی قربانی کا تصور موجود ہے؛ یہودیت میں کفارے اور شکرانے کے لیے مختلف قربانیاں دی جاتی تھیں، جبکہ عیسائیت میں قربانی کا تصور یسوع مسیح کی صلیبی قربانی سے جڑ گیا ہے، جسے گناہوں کا کفارہ سمجھا جاتا ہے۔ اسلام میں عقیقہ اولاد کی پیدائش پر شکر گزاری کا عمل ہے جسے اسلام میں سنت قرار دیا گیا ہے۔ قرآن میں اولاد کو اللہ کی بڑی نعمت کہا گیا ہے، اور نعمتوں پر شکر گزاری کی تاکید کی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی اولاد اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے عقیقے کیے، جو عقیقہ کی اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ عقیقہ میں لڑکے کے لیے دو بکریاں اور لڑکی کے لیے ایک بکری ذبح کی جاتی ہے، اور گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔ عقیقہ ساتویں دن کرنا افضل ہے، ورنہ چودھویں یا اکیسویں دن، اور اس میں خون کو بچے کے سر پر ملنے کی جاہلی رسم ممنوع ہے، جبکہ سر کے بال مونڈ کر ان کے وزن کے برابر صدقہ کرنا مسنون ہے۔

سفارشات

- عقیقہ اور بچے کی پیدائش سے متعلق دیگر مذہبی رسومات کے حوالے سے دنیا کے بڑے مذاہب، بالخصوص یہودیت،

عیسائیت، اسلام، ہندومت اور دیگر مذہبی روایات کا مزید تقابلی مطالعہ کیا جانا چاہیے۔

- یہودیت اور عیسائیت کے بنیادی مذہبی مصادر کا مزید گہرائی سے مطالعہ کیا جائے، تاکہ قربانی کے بارے میں ان مذاہب کی اصل تعلیمات اور بعد کے تاریخی ادوار میں پیدا ہونے والی تفسیری تعبیرات اور عملی روایات کے درمیان امتیاز کیا جا سکے۔
- عقیقہ کے اسلامی تصور کو قرآن کریم اور مستند احادیثِ نبویہ کی روشنی میں اس کی حقیقی اور اصل صورت میں مسلم معاشرے کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے، تاکہ ثقافتی رسوم اور مستند دینی تعلیمات کے درمیان واضح فرق قائم کیا جا سکے۔
- عقیقہ سے متعلق قبل از اسلام عرب کے رسوم ورواج، بالخصوص نومولود کے سر پر قربانی کے جانور کا خون لگانے کی رسم، کو اسلامی عقیقہ کے طریقے سے واضح طور پر الگ کیا جانا چاہیے، کیونکہ اسلام نے ایسی رسوم کو مسترد کر کے ان کی جگہ سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق طریقہ مقرر کیا ہے۔
- عقیقہ کے معاشرتی اور انسانی پہلوؤں پر زیادہ توجہ دی جانی چاہیے، جن میں رشتہ داروں، پڑوسیوں، محتاجوں اور معاشرے کے دیگر افراد کو کھانا کھلانا شامل ہے۔ اس سے معاشرتی یکجہتی، باہمی تعاون اور اجتماعی ہمدردی کے فروغ میں عقیقہ کے کردار کو اجاگر کرنے میں مدد ملے گی۔
- عصرِ حاضر کے معاشرے میں عقیقہ کے اسلامی تصور میں مضمر شکر گزاری، صدقہ و خیرات، ہمدردی اور معاشرتی ذمہ داری کے اصولوں کو فروغ دیا جانا چاہیے، جبکہ غیر ضروری اسراف، نمائش اور معاشرتی مسابقت سے اجتناب کیا جائے۔
- مستقبل کے محققین کو یہودیت اور عیسائیت میں قربانی کے تصور کے تاریخی ارتقا کا تفصیلی مطالعہ کرنا چاہیے اور اس کا تقابل اسلام میں قربانی کے ادارے کے تسلسل اور اصلاح کے ساتھ کرنا چاہیے۔
- علمی تحقیقات میں مسلم معاشروں میں عقیقہ سے متعلق عصرِ حاضر کے رائج طریقوں کا بھی جائزہ لیا جانا چاہیے، تاکہ ثقافتی بدعات، علاقائی اختلافات اور ایسی رسوم کی نشاندہی کی جا سکے جو اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتیں۔

References

[1] Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī, Fatḥ al-Bārī bi-Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī (Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1379 AH), vol. 5, p. 594.
[2] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath al-Sijistānī, Sunan Abī Dāwūd (Beirut: Dār al-Risālah al-ʿĀlamiyyah, 1st ed., 2009), Kitāb al-Ḍaḥāyā, Bāb fī al-ʿAqīqah, ḥadīth no. 2843.
[3] Ibn Kathīr, Ismāʿīl ibn ʿUmar ibn Kathīr al-Dimashqī, Al-Bidāyah wa-al-Nihāyah (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1st ed., 1408 AH), vol. 2, p. 269.
[4] Ibn Saʿd, Muḥammad ibn Saʿd ibn Manīʿ al-Zuhrī, Al-Ṭabaqāt al-Kubrā (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1st ed., 1410 AH), vol. 1, p. 133.
[5] Ginti (Numbers), 5:82.
[6] Aḥbār (Leviticus), 19:5.
[7] Samuel, 6:18–19.
[8] Aḥbār (Leviticus), 1:4–9.
[9] Cheyne, Thomas Kelly, and John Sutherland Black, eds., Encyclopaedia Biblica: A Critical Dictionary of the Literary, Political and Religious History, the Archaeology, Geography, and Natural History of the Bible (London: Adam and Charles Black, 1899–1903), vol. 4, col. 4184.
[10] Aḥbār (Leviticus), 1:2–4.
[11] Aḥbār (Leviticus), 4:8–12.
[12] Istithnāʾ (Deuteronomy), 27:6–7.
[13] Polano, Hyman, Talmud, translated by Stephen Bashir (Pakistan: Maktabah Anawim, 4th ed., 2018), p. 264.

[14] Qudāt (Judges), 21:20.
[15] Polano, Talmud, pp. 212–213.
[16] Urdu Wikipedia, accessed March 28, 2023, at 12:58 p.m.
[17] Polano, Talmud, pp. 163–164.
[18] Aḥbār (Leviticus), 14:1–6.
[19] Bennett, Boyce M., Encyclopedia of Bible Life (London: Adam and Charles Black, n.d.), p. 95.
[20] Khair Allah, F. S., Qāmūs al-Kitāb: Lughat-e-Bible (Lahore: Masīḥī Ishāʿat Khānah, 3rd ed., 1987), p. 793.
[21] Ellwood, Robert S., and Gregory D. Alles, The Encyclopedia of World Religions, rev. ed. (New York: Facts on File, 2007), p. 402.
[22] "Muḵhtalif Mazāhib Mein Qurbānī Kā Taṣawwur," Dunya.com.pk, accessed March 28, 2023, at 1:38 p.m.
[23] For further details, see: Al-Qurʾān, 37:104–108.
[24] See: Shāh Walī Allāh al-Dihlawī, Ḥujjat Allāh al-Bālighah, translated by Mawlānā Khalīl Aḥmad (Lahore: Kutub Khānah Shān-i Islām, n.d.), vol. 1, p. 518.
[25] Wikipedia, "Baptisma," accessed October 27, 2024, https://ur.wikipedia.org/wiki/بپتسمہ.
[26] Al-Qurʾān, 18:46.
[27] Al-Qurʾān, 3:14.
[28] Al-Qurʾān, 39:7.
[29] Al-Qurʾān, 14:7.
[30] Al-Ḥākim, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn ʿAbd Allāh al-Naysābūrī, Al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn, taḥqīq: Muṣṭafā ʿAbd al-Qādir ʿAṭā (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1st ed., 1990), Kitāb al-Dhabāʾiḥ, ḥadīth no. 7780.
[31] Abū Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd, Kitāb al-Ḍaḥāyā, Bāb fī al-ʿAqīqah, ḥadīth no. 2834.
[32] Abū Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd, Kitāb al-Ḍaḥāyā, Bāb fī al-ʿAqīqah, ḥadīth no. 2841.
[33] Al-Ḥākim, Al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn, Kitāb Maʿrifat al-Ṣaḥābah, "Ammā al-Shaykhān fa-innahumā lam yazīdā ʿalā al-Manāqib," ḥadīth no. 4828.
[34] Abū Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd, Kitāb al-Ḍaḥāyā, Bāb fī al-ʿAqīqah, ḥadīth no. 2834.
[35] Al-Ṣanʿānī, ʿAbd al-Razzāq ibn Hammām, Al-Muṣannaf, taḥqīq: Ḥabīb al-Raḥmān al-Aʿẓamī (Beirut: al-Maktab al-Islāmī, 2nd ed., 1403 AH), Kitāb al-ʿAqīqah, Bāb al-ʿAqīqah, ḥadīth no. 7963.